حضرت عیسیٰؑ کا حلیہ عروہ بن مسعود

1 میرے خیال میں اگر پہلی روایت کو رد
نہ بھی کیا جائے تو کوئی حرج نہیں کیونکہ
نزول والی جب رد ہو گئی تو اصل دلیل
اسی میں ختم ہو جاتی ہے

2* دیکھیں پہلی روایات میں بھی حلیہ
الگ الگ بیان کیے گئے ہیں
اسی طرح بخاری میں بھی حلیے الگ
الگ مذکور ہیں

3* پہلی روایت کو رد نہ کرنے کی وجہ
آگے دوسری روایت بھی ہے
صفحہ 106 روایت 278 (172)

یا پھر اسکے بھی رجال دیکھے جائیں
زھیر بن حرب
حجین بن المثنی
عبد العزیز (وھو ابن ابی سلمۃ)
عبد اللہ بن الفضل
ابی سلمۃ بن عبد الرحمن
عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

* اسی طرح الطبقات الکبری 167/1
215/1
اسکے رجال بھی میرے پاس صفحہ 182
اسکے رجال دیکھیں مسلم صفحہ 106 والے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ (الآیہ)

جس نے رسول کا حکم مانا تو بیشک اُس نے اللہ کا حکم مانا

(ترجمہ کنز الایمان)

مِشکوٰۃ شریف

(عربی، اردو)

جلد سوم

تصنیف

امام ولی الدین محمد بن عبد اللہ الخطیب رحمہ اللہ تعالیٰ (متوفی ۷۴۲ھ)

ترجمہ

فاضل شہیر مولانا عبد الحکیم خاں اختر شاہجہانپوری

(مترجم بخاری شریف، ابو داؤد شریف، ابن ماجہ شریف)

فرید بک سٹال ۳۸ اردو بازار لاہور ۲

www.alahazratnetwork.org

۵۲۸۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰى شِرَارِ الْخَلْقِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ قیامت قائم نہیں ہوگی مگر بدترین لوگوں پر۔ (مسلم)

۵۲۸۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَضْطَرِبَ اَلْيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ حَوْلَ ذِي الْخَلَصَةِ وَذُو الْخَلَصَةِ طَاغِيَةُ دَوْسٍ الَّتِيْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ قیامت اُس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک قبیلہ دوس کی عورتوں کے سُرین ذوالخلصہ کے گرد نہ ہلیں۔ ذوالخلصہ قبیلہ دوس کا بُت تھا جس کو دَورِ جاہلیت میں وہ لوگ پوجتے تھے۔ (متفق علیہ)

۵۲۸۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتّٰى يُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزّٰى فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُ لَاَظُنُّ حِيْنَ اَنْزَلَ اللّٰهُ هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ اَنَّ ذٰلِكَ تَامًّا قَالَ اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ مِنْ ذٰلِكَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ رِيْحًا طَيِّبَةً فَتَوَفّٰى كُلَّ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ اِيْمَانٍ فَيَبْقٰى مَنْ لَا خَيْرَ فِيْهِ فَيَرْجِعُوْنَ اِلٰى دِيْنِ اٰبَائِهِمْ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ رات اور دن کا سلسلہ ختم نہیں ہوگا یہاں تک کہ لات وعزیٰ کی پھر پرستش ہونے لگے گی۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یارسول اللہ! میں تو سمجھتی تھی کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ وحی نازل فرمائی:۔ وہی ذات ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور برحق دین کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے تمام ادیان پر غالب کر دے اگرچہ مشرک اُسے ناپسند کریں (۹: ۳۳) کہ یہ غلبہ پوری طرح ہوگا، فرمایا کہ اس میں سے ہوگا جتنا اللہ چاہے۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جس سے وہ تمام مر جائیں گے جن کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا اور وہی باقی رہ جائیں گے جن میں کوئی بھلائی نہیں ہوگی۔ پس اپنے آباؤ اجداد کے دین کی طرف لوٹ جائیں گے۔ (مسلم)

۵۲۸۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَيَمْكُثُ اَرْبَعِيْنَ لَا اَدْرِيْ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا اَوْ شَهْرًا اَوْ عَامًا فَيَبْعَثُ اللّٰهُ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ كَاَنَّهٗ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ فَيَطْلُبُهٗ فَيُهْلِكُهٗ ثُمَّ يَمْكُثُ فِي النَّاسِ سَبْعَ سِنِيْنَ لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ رِيْحًا بَارِدَةً مِنْ قِبَلِ الشَّامِ فَلَا يَبْقٰى عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اَحَدٌ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ اَوْ اِيْمَانٍ اِلَّا قَبَضَتْهُ حَتّٰى لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ دَخَلَ فِيْ كَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ حَتّٰى تَقْبِضَهٗ قَالَ فَيَبْقٰى

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ دجّال نکلے گا تو زمین میں چالیس رہے گا۔ مجھے معلوم نہیں چالیس دن فرمایا، چالیس مہینے یا سال۔ پس اللہ تعالیٰ عیسیٰ بن مریم کو بھیجے گا گویا وہ عروہ بن مسعود جیسے ہیں۔ وہ تلاش کر کے اُسے ہلاک کر دیں گے۔ پھر وہ لوگوں میں سات سال رہیں گے۔ کسی دو کے درمیان عداوت نہیں ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ شام کی طرف سے ایک ٹھنڈی ہوا بھیجے گا تو روئے زمین پر کوئی ایک بھی ایسا باقی نہیں رہے گا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی بھلائی یا ایمان ہو مگر وہ فوت ہو جائے گا، یہاں تک کہ تم میں سے کوئی پہاڑ کے کسی پتھر کے اندر بھی داخل ہوا تو وہاں بھی داخل ہو کر روح قبض کرے گی۔ پس بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے جو پرندوں کی خفیف اور درندوں

شِرَارُ النَّاسِ فِي خِفَّةِ الطَّيْرِ وَأَحْلَامِ السِّبَاعِ لَا يَعْرِفُونَ مَعْرُوفًا وَلَا يُنْكِرُونَ مُنْكَرًا فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ فَيَقُولُ أَلَا تَسْتَحْيُونَ فَيَقُولُونَ فَمَا تَأْمُرُنَا فَيَأْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْأَوْثَانِ وَهُمْ فِي ذٰلِكَ دَارٌّ رِزْقُهُمْ حَسَنٌ عَيْشُهُمْ ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَلَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا أَصْغٰى لِيْتًا وَرَفَعَ لِيْتًا قَالَ وَأَوَّلُ مَنْ يَسْمَعُهُ رَجُلٌ يَلُوطُ حَوْضَ إِبِلِهِ فَيَصْعَقُ وَيَصْعَقُ النَّاسُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا كَأَنَّهُ الطَّلُّ فَيَنْبُتُ مِنْهُ أَجْسَادُ النَّاسِ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ أُخْرٰى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ ثُمَّ يُقَالُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَلُمَّ إِلٰى رَبِّكُمْ وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ فَيُقَالُ أَخْرِجُوا بَعْثَ النَّارِ فَيُقَالُ مِنْ كَمْ كَمْ فَيُقَالُ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعِينَ قَالَ فَذٰلِكَ يَوْمَ يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا وَذٰلِكَ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَذُكِرَ حَدِيثُ مُعَاوِيَةَ لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ فِي بَابِ التَّوْبَةِ)

کی طرح خونخوار ہوں گے۔ نہ نیکی کو جانیں گے اور نہ کسی بُرے کام کو ناپسند کریں گے۔ پس شیطان اُن کے پاس انسانی شکل میں آکر کہے گا، کیا تمہیں حیا نہیں آتی؟ وہ کہیں گے کہ آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ پس وہ انہیں بتوں کو پوجنے کا حکم دے گا۔ وہ اسی حالت میں رہیں گے کہ روزی کی بہتات اور گذر بسر آرام سے ہو رہی ہو گی۔ پھر صور پھونکا جائے گا۔ جو بھی اُسے سنے گا تو کبھی گردن جھکائے گا کبھی اُٹھائے گا۔ سب سے پہلے جو آدمی سنے گا وہ اپنے اُونٹوں کے حوض کو لیپ رہا ہو گا تو بے ہوش ہو جائے گا۔ دوسرے لوگ بھی بے ہوش ہو جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ شبنم جیسی بارش بھیجے گا جس سے لوگوں کے جسم اُگیں گے۔ پھر دوبارہ پھونکا جائے گا تو لوگ کھڑے ہو کر دیکھیں گے۔ پھر کہا جائے گا، اے لوگو! اپنے رب کی طرف چلو۔ انہیں ٹھہراؤ، یہ پوچھے جائیں گے۔ فرمایا جائے گا کہ جہنمیوں کے جتھے کو نکالو۔ عرض کی جائے گی کہ کتنے میں سے کتنے؟ فرمایا جائے گا کہ ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے۔ راوی کا بیان ہے کہ اُس وقت بچے بھی بوڑھے ہو جائیں گے۔ اور پنڈلی کھُل جائے گی (مسلم) اور لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ والی حدیث معاویہ پیچھے باب التوبہ میں مذکور ہوئی۔

دوسری فصل

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِيْ۔

یہ باب دوسری فصل سے خالی ہے۔

تیسری فصل

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّالِثِ۔

یہ باب تیسری فصل سے خالی ہے۔

بَابُ النَّفْخِ فِي الصُّوْرِ

صُور پھونکے جانے کا بیان

پہلی فصل

۵۲۸۵ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دونوں دفعہ صور پھونکے کے درمیان

۷،۴۲۲ احادیثِ نبوی کا رُوح پرور اور ایمان افروز ذخیرہ



صحیح مسلم شریف

جلد

اوّل

مع مختصر شرح نووی مع ترجمہ

امام مسلم بن الحجاجؒ نے کئی لاکھ احادیث نبویؐ سے انتخاب فرما کر مستند اور صحیح احادیث جمع فرمائی ہیں۔

ترجمہ:

علامہ وحید الزمانؒ

نام کتاب

صحیح مسلم شریف

مع مختصر شرح نووی ترجمہ

تالیف: امام مسلم بن الحجاجؒ

ترجمہ: علامہ وحید الزمانؒ

جلد: اوّل

تاریخ اشاعت: اگست ۲۰۰۴ء

COPY RIGHT

All rights reserved

Exclusive rights by nomani kutab khana Lahore Pakistan. No part of this publication may be translated, reproduced, distributed in any form or by any means or stored in a data base retrieval system, without the prior written permission of the publisher.

أَصابَ اللّٰهُ بِكَ أُمَّتُكَ عَلَى الْفِطْرَةِ ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسُونَ صَلَاةً)) ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّتَهَا إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ.

تم نے خدا تمہیں ٹھیک راستے پر لایا اور تمہاری امت بھی تمہارے راستے پر چلے گی پھر میرے اوپر پچاس نمازیں فرض ہوئیں ہر روز پھر بیان کیا سارا قصہ اخیر تک۔

٤١٧– عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيهِ ((فَأُتِيتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَإِيمَانًا فَشُقَّ مِنَ النَّحْرِ إِلَى مَرَاقِّ الْبَطْنِ فَغُسِلَ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ مُلِئَ حِكْمَةً وَإِيمَانًا)).

۴۱۷– مالک بن صعصعہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہی حدیث جو اوپر گزری اتنا زیادہ ہے کہ میرے پاس ایک طشت لایا گیا سونے کا جو بھرا ہوا تھا حکمت اور ایمان سے پھر چیرا گیا سینے سے لے کر پیٹ کے نیچے تک اور دھویا گیا زمزم کے پانی سے اور بھرا گیا حکمت اور ایمان سے۔

٤١٨– عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ يَقُولُ حَدَّثَنِي ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ ﷺ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُسْرِيَ بِهِ فَقَالَ ((مُوسَى آدَمُ طُوَالٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ)) وَقَالَ ((عِيسَى جَعْدٌ مَرْبُوعٌ)) وَذَكَرَ مَالِكًا خَازِنَ جَهَنَّمَ وَذَكَرَ الدَّجَّالَ.

۴۱۸– قتادہ سے روایت ہے میں نے ابو عالیہ سے سنا وہ کہتے تھے مجھے حدیث بیان کی تمہارے پیغمبر ﷺ کے چچازاد بھائی نے یعنی عبداللہ بن عباسؓ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے ذکر کیا معراج کا تو فرمایا موسیٰ گندمی رنگ کے ایک لمبے آدمی تھے گویا شنوہ (ایک قبیلہ ہے عرب میں) کے آدمی اور عیسیٰؑ کو گھونگر بال والے میانہ قد کے اور بیان کیا مالک کا جو داروغہ جہنم کا اور ذکر کیا دجال کا۔

٤١٩– عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَرَرْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي عَلَى مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَجُلٌ آدَمُ طُوَالٌ جَعْدٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ

۴۱۹– قتادہ سے روایت ہے اس نے سنا ابو العالیہ سے انھوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے تمہارے نبیؐ کے چچا کے بیٹے ابن عباسؓ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس رات مجھے معراج ہوا میں موسیٰ بن عمران پر گزرا وہ ایک گندمی رنگ کے لمبے آدمی تھے گھونگر بال والے جیسے شنوہ کے آدمی ہوتے ہیں اور میں نے دیکھا

ﷺ دونوں دریا نکلے ہوں پھر چلے گئے جہاں تک کہ اللہ نے چاہا اور زمین پر نمودار ہوئے ہوں اور یہ امر نہ خلاف شرع ہے نہ خلاف عقل ہے اور ظاہر حدیث سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے تو اسی کی طرف جانا چاہیے۔

(۴۱۹) ☆ سبط کے معنی سیدھے اور صاف جس میں خمیدگی نہ ہو اور اوپر کی روایت میں ہے کہ ان کے بال گھونگر تھے تو جواب اس کا یہ ہے کہ گھونگر دو قسم کے ہیں ایک تو سخت گھونگر جیسے حبشی لوگوں کے بال ہوتے ہیں اس کو عربی میں قطط بولتے ہیں اور ایک ہلکے گھونگر جو سیدھے اور صاف ہوتے ہیں اور صرف کناروں سے ذرا خمیدہ ایسے بالوں کو سبط کہتے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ پہلی حدیث میں جعد کے لفظ سے گھونگر بال مراد نہیں ہیں بلکہ جعودت جسم سے مشتق ہے یعنی بدن کا گٹھا اور سخت اور ٹھوس ہونا اور دلیل اس کی یہ ہے کہ حضرت موسیٰ کی صفت میں ایک روایت میں جعد کا لفظ آیا ہے حالانکہ دوسری روایت میں ہے کہ ان کے بال سیدھے صاف تھے یہ استشہاد ہے آیہ کریمہ فلا تکن فی مریۃ من لقائہ سے جس کی تفسیر قتادہ نے یہی کی ہے کہ رسول اللہ حضرت موسیٰ سے بے شک ملے ہیں اور یہی اختیار کیا ہے ایک جماعت نے ﷺ

وَرَأَيْتُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ مَرْبُوعَ الْخَلْقِ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ سَبِطَ الرَّأْسِ)) وَأُرِيَ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ وَالدَّجَّالَ فِي آيَاتٍ أَرَاهُنَّ اللَّهُ إِيَّاهُ فَلَا تَكُنْ فِي مِرْيَةٍ مِنْ لِقَائِهِ قَالَ كَانَ قَتَادَةُ يُفَسِّرُهَا أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ لَقِيَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام.

عیسیٰ بن مریم کو وہ میانہ قد تھے اور رنگ ان کا سرخ اور سفید تھا اور بال ان کے سبط چھٹے ہوئے تھے اور دکھلائے گئے آپ کو مالک جہنم کے داروغہ اور دجال ان نشانیوں میں جو اللہ نے دکھلائیں تو مت شک کر آپ کی ملاقات میں موسیٰؑ سے۔ راوی نے کہا کہ قتادہ اس آیت کی یہی تفسیر کرتے ہیں کہ نبیؐ نے موسیٰؑ سے ملاقات کی۔

٤٢٠ – عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِوَادِي الْأَزْرَقِ فَقَالَ ((أَيُّ وَادٍ هَذَا)) فَقَالُوا هَذَا وَادِي الْأَزْرَقِ قَالَ ((كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام هَابِطًا مِنَ الثَّنِيَّةِ وَلَهُ جُؤَارٌ إِلَى اللَّهِ بِالتَّلْبِيَةِ)) ثُمَّ أَتَى عَلَى ثَنِيَّةِ هَرْشَى فَقَالَ أَيُّ ثَنِيَّةٍ هَذِهِ قَالُوا ثَنِيَّةُ هَرْشَى قَالَ ((كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى يُونُسَ بْنِ مَتَّى عَلَيْهِ السَّلَام عَلَى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ جَعْدَةٍ عَلَيْهِ

۴۲۰- عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ وادی ازرق میں گزرے تو پوچھا یہ کون سی وادی ہے؟ لوگوں نے کہا وادی ازرق آپ نے فرمایا گویا میں موسیٰ کو دیکھ رہا ہوں وہ اتر رہے ہیں چوٹی سے اور آواز سے لبیک پکار رہے ہیں پھر آپ ہرشاکی چوٹی (ٹیکری) پر آئے (وہ ایک پہاڑ ہے شام اور مدینے کے راستے پر جحفہ کے قریب آپ نے پوچھا یہ کونسی ٹیکری ہے؟ لوگوں نے کہا یہ ہرشاکی ٹیکری ہے آپ نے فرمایا گویا میں دیکھ رہا ہوں یونسؑ بن متی کو وہ ایک سرخ اونٹنی گھٹی ہوئی پر سوار ہیں اور ایک جبہ پہنے

جیسے مجاہد اور کلبی اور سدی وغیرہ نے تو آیت کے معنی ان کے مذہب پر یہ ہونگے کہ شک مت کر تو اپنی ملاقات میں موسیٰؑ سے اور جمہور علماء کے نزدیک آیت کے یہ معنی ہیں کہ مت شک کر موسیٰ کو کتاب ملنے میں اور یہی مذہب ہے ابن عباسؓ اور مقاتل اور زجاج کا یہ آیت سورۃ السجدہ پارہ ۲۱ میں ہے اور شروع میں اس آیت کا یہ ہے ولقد اتینا موسیٰ الکتاب اخیر تک۔

(۴۲۰) ☆ قاضی عیاضؒ نے کہا اکثر روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہؐ نے ان پیغمبروں کو معراج کی رات دیکھا اور یہ امر تصریح کے ساتھ ابوالعالیہ کی روایت میں ابن عباس سے موجود ہے اور ابن مسیب کی روایت میں ابوہریرہ سے مگر اس میں لبیک کہنے کا ذکر نہیں ہے۔ اب اگر کوئی کہے کہ یہ پیغمبر تو مر گئے اور وہ آخرت میں گئے اب لبیک کیسے کہتے ہیں اور حج کیسے کرتے ہیں وہ تو عمل کرنے کا مقام نہیں تو ہمارے مشائخ اور ہم نے اس کے کئی جواب نکالے ہیں۔ ایک تو یہ کہ پیغمبر شہیدوں کی مثل ہیں بلکہ ان سے بھی افضل ہیں اور شہید زندہ ہیں اپنے پروردگار کے پاس تو کیا بعید ہے کہ وہ حج کریں یا نماز پڑھیں جیسے دوسری حدیث میں وارد ہے اور جہاں تک ان سے ہو سکے خدا سے اور نزدیکی حاصل کریں اور گو وہ مر گئے پر ابھی تک دنیا ہی میں ہیں جو عمل کا مقام ہے البتہ جب قیامت ہو جائے گی اور دنیا کی میعاد ختم ہو جائے گی اس وقت عمل ختم ہو جائے گا۔ دوسرے یہ کہ آخرت کا عمل ذکر اور دعا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے دعوٰھم فیھا سبحانك اللھم وتحیتھم فیھا السلام. تیسرے یہ کہ شاید یہ خواب ہو کسی اور رات میں سوا معراج کی رات کے جیسے ابن عمر کی روایت میں ہے میں سو رہا تھا کہ میں نے اپنے تئیں دیکھا کعبے کا طواف کرتے ہوئے اور بیان کیا قصہ عیسیٰ علیہ السلام کا۔ چوتھی یہ کہ رسول اللہؐ کو ان پیغمبروں کی زندگی کا حال دکھلایا گیا بطور تمثیل کے کہ ان کا حج کیسا تھا اور لبیک کیونکر تھی اس لیے کہ خود آپ نے فرمایا کہ گویا میں دیکھ رہا ہوں موسیٰؑ کو اور گویا میں دیکھ رہا ہوں عیسیٰؑ کو اور گویا میں دیکھ رہا ☜

جُبَّةٌ مِنْ صُوفٍ خِطَامُ نَاقَتِهِ خُلْبَةٌ وَهُوَ يُلَبِّي)) قَالَ ابْنُ حَنْبَلٍ فِي حَدِيثِهِ قَالَ هُشَيْمٌ يَعْنِي لِيفًا.

ہیں بالوں کا ان کی اونٹنی کی نکیل خلبہ کی ہے اور وہ لبیک کہہ رہے ہیں۔ ابن حنبلؒ نے اپنی حدیث میں بیان کیا ہے کہ ہشیم نے کہا خلبہ سے مراد لیف ہے (یعنی کھجور کے درخت کی چھال)۔

٤٢١- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَمَرَرْنَا بِوَادٍ فَقَالَ أَيُّ وَادٍ هَذَا فَقَالُوا وَادِي الْأَزْرَقِ فَقَالَ ((كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى مُوسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِنْ لَوْنِهِ وَشَعْرِهِ شَيْئًا لَمْ يَحْفَظْهُ دَاوُدُ وَاضِعًا إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ لَهُ جُؤَارٌ إِلَى اللَّهِ بِالتَّلْبِيَةِ مَارًّا بِهَذَا الْوَادِي قَالَ ثُمَّ سِرْنَا حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى ثَنِيَّةٍ فَقَالَ أَيُّ ثَنِيَّةٍ هَذِهِ)) قَالُوا هَرْشَى أَوْ لِفْتٌ فَقَالَ ((كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى يُونُسَ عَلَى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ عَلَيْهِ جُبَّةُ صُوفٍ خِطَامُ نَاقَتِهِ لِيفٌ خُلْبَةٌ مَارًّا بِهَذَا الْوَادِي مُلَبِّيًا)).

۴۲۱- عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے مکہ اور مدینہ کے بیچ میں ایک وادی پر گزرے آپ نے پوچھا یہ کون سی وادی ہے؟ لوگوں نے کہا وادی ازرق آپ نے فرمایا گویا میں دیکھ رہا ہوں موسیٰؑ کو پھر بیان کیا ان کا رنگ اور بالوں کا حال جو یاد نہ رہا داؤد بن ابی ہند کو (جو راوی ہے اس حدیث کا) اور انگلیاں اپنے کانوں میں رکھی ہیں اور خدا کو پکار رہے ہیں آواز سے لبیک کہہ کر اس وادی میں سے جا رہے ہیں۔ عبداللہ نے کہا پھر ہم چلے یہاں تک کہ ایک ٹیکری پر آئے آپ نے فرمایا یہ کون سی ٹیکری ہے؟ لوگوں نے کہا ہرشا کا یا لفت کا۔ آپ نے فرمایا گویا میں دیکھ رہا ہوں یونسؑ کو ایک سرخ اونٹنی پر ایک جبہ صوف کا پہنے ہوئے اور ان کی اونٹنی کی نکیل کھجور کے چھال کی ہے اس وادی میں لبیک کہتے ہوئے جا رہے ہیں۔

٤٢٢- عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَذَكَرُوا الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ قَالَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ أَسْمَعْهُ قَالَ ذَاكَ وَلَكِنَّهُ قَالَ ((أَمَّا إِبْرَاهِيمُ فَانْظُرُوا إِلَى صَاحِبِكُمْ وَأَمَّا مُوسَى فَرَجُلٌ آدَمُ جَعْدٌ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ مَخْطُومٍ بِخُلْبَةٍ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ إِذَا انْحَدَرَ فِي الْوَادِي يُلَبِّي)).

۴۲۲- مجاہد سے روایت ہے ہم عبداللہ بن عباسؓ کے پاس بیٹھے تھے لوگوں نے ذکر کیا دجال کا اور کہا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں کافر کا لفظ لکھا ہو گا ابن عباسؓ نے کہا یہ تو میں نے نہیں سنا لیکن آپ نے فرمایا ابراہیم تو ایسے ہیں جیسے تم اپنے صاحب کو دیکھتے ہو (یعنی میری مشابہ ہیں صورت میں) اور موسیٰ ایک شخص ہیں گندم رنگ گھونگر والے یا گٹھے ہوئے بدن کے سرخ اونٹ پر سوار ہیں جس کی نکیل کھجور کی چھال کی ہے گویا میں ان کو دیکھ رہا ہوں جب اترتے ہیں وادی میں تو لبیک کہتے ہیں۔

٤٢٣- عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ

۴۲۳- جابرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے

ﷺ ہوں یونسؑ کو۔ پانچواں یہ کہ آپ نے بیان کیا اس بات کو جو وحی کی گئی آپ کی طرف ان پیغمبروں کی کیفیت اور حالت سے اگرچہ آپ نے اپنی آنکھ سے ان کو نہ دیکھا ہو۔ تمام ہوا کلام قاضی عیاضؒ کا۔ (نووی)

((عُرِضَ عَلَيَّ الْأَنْبِيَاءُ فَإِذَا مُوسَى ضَرْبٌ مِنَ الرِّجَالِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَرَأَيْتُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَام فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا صَاحِبُكُمْ يَعْنِي نَفْسَهُ وَرَأَيْتُ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَام فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا دَحْيَةُ)) وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ رُمْحٍ ((دَحْيَةُ بْنُ خَلِيفَةَ)).

سامنے لائے گئے پیغمبرؑ تو موسیٰ تو بیچ بیچ کے آدمی تھے (یعنی نہ بہت موٹے نہ بہت دبلے گول بدن کے تھے یا ہلکے بدن کے کم گوشت) جیسے شنوءہ (ایک قبیلہ ہے) کے لوگ ہوتے ہیں اور میں نے دیکھا عیسیٰ بن مریمؑ کو میں سب سے زیادہ ان کے مشابہ عروہ بن مسعودؓ کو پاتا ہوں اور میں نے دیکھا ابراہیمؑ کو سب سے زیادہ ان کے مشابہ تمہارے صاحب ہیں (آپ نے اپنے تئیں فرمایا) اور میں نے دیکھا جبرئیل کو (آدمی کی صورت میں) سب سے زیادہ مشابہ ان کے دحیہ ہیں اور ابن رمح کی روایت میں ہے دحیہ بن خلیفہ۔

٤٢٤ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((حِينَ أُسْرِيَ بِي لَقِيتُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام فَنَعَتَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَجُلٌ حَسِبْتُهُ قَالَ مُضْطَرِبٌ رَجِلُ الرَّأْسِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ قَالَ وَلَقِيتُ عِيسَى فَنَعَتَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَبْعَةٌ أَحْمَرُ كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيمَاسٍ)) يَعْنِي حَمَّامًا قَالَ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَأَنَا أَشْبَهُ وَلَدِهِ بِهِ قَالَ فَأُتِيتُ بِإِنَاءَيْنِ فِي أَحَدِهِمَا لَبَنٌ وَفِي الْآخَرِ خَمْرٌ فَقِيلَ

۴۲۴- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب آپ کو معراج ہوا کہ میں موسیٰ سے ملا پھر آپ نے ان کی صورت بیان کی میں خیال کرتا ہوں آپ نے یوں فرمایا (یہ شک ہے) راوی کو وہ لمبے کم گوشت اور سیاہ بال والے تھے جیسے شنوءہ کے لوگ ہوتے ہیں اور فرمایا کہ میں عیسیٰؑ سے ملا پھر آپ نے ان کی صورت بیان کی وہ میانہ قامت تھے سرخ رنگ جیسے ابھی کوئی حمام سے نکلا (یعنی ایسے تروتازہ اور خوش رنگ تھے) اور آپ نے فرمایا میں ابراہیمؑ سے ملا تو میں ان کی اولاد میں سب سے زیادہ ان سے مشابہ ہوں آپ نے فرمایا پھر میرے پاس دو برتن لائے گئے ایک میں دودھ تھا اور ایک میں شراب اور مجھ سے کہا گیا جس کو چاہو پسند

(۴۲۴) ☆ ایک روایت میں موسیٰؑ کی نسبت ضرب کا لفظ آیا ہے یعنی پرگوشت اور دوسری روایت میں مضطرب کا یعنی کم گوشت تو دونوں میں تعارض ہوا۔ قاضی عیاض نے کہا کہ مضطرب کی روایت میں راوی کو شک ہے تو صحیح وہی ضرب کی روایت ہے اور نووی نے کہا تعارض نہیں اس لیے کہ ضرب کے معنی لغت میں ہلکے کم گوشت کے بھی آئے ہیں۔ ایسے ہی ابن سکیت اور صاحب مجمل اور زبیدی اور جوہری نے کہا ہے اور عیسیٰؑ کی نسبت اس روایت میں ہے کہ ان کا رنگ سرخ تھا اور ابن عمرؓ کی روایت میں ہے کہ گندم گوں تھے اور بخاریؒ نے ابن عمرؓ سے نقل کیا کہ انھوں نے سرخ رنگ کا انکار کیا بلکہ قسم کھائی کہ رسول اللہؐ نے حضرت عیسیٰؑ کو سرخ رنگ نہیں فرمایا اور یہ راوی کا شبہ ہے تو شاید احمر کے لفظ سے آدمی (گندم گوں) مراد ہو اور گندمی صرف نہ ہو بلکہ گندمی اور سرخ کے بیچ میں ہو اور جو حدیث میں ہے جیسے حمام سے ابھی کوئی نکلا تو دیماس کے لفظ کا ترجمہ ہے اور دیماس دمس سے مشتق ہے جس کے معنی خاک میں چھپانا اور یہاں یا حمام مراد ہے یا غار اور تہ خانہ اور مطلب یہ ہے کہ ان کا رنگ روپ ایسا تھا جیسے ابھی کسی چیز کو اندر سے نکالیں جس پر دھوپ نہ پڑی اور گرد و غبار نہ لگا ہو اور گمراہ ہوگی ﷲ

لِي خُذْ أَيَّهُمَا شِئْتَ فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ فَقَالَ هُدِيتَ الْفِطْرَةَ أَوْ أَصَبْتَ الْفِطْرَةَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ.

کر لو میں نے دودھ کا برتن لے لیا اور دودھ پیا اس نے کہا (یعنی اس فرشتے سے جو یہ دونوں برتن لے کر آیا تھا) تم کو راہ ملی فطرت کی یا تم پہنچ گئے فطرت کو (اس کی تفسیر اوپر گزر چکی ہے) اور جو تم شراب کو اختیار کرتے تو تمہاری امت گمراہ ہو جاتی۔

بَابُ ذِكْرِ الْمَسِيحِ ابْنِ مَرْيَمَ وَالْمَسِيحِ الدَّجَّالِ

باب: مسیح بن مریم اور مسیح دجال کا ذکر

٤٢٥- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((أَرَانِي لَيْلَةً عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَأَيْتُ رَجُلًا آدَمَ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنْ أُدْمِ الرِّجَالِ لَهُ لِمَّةٌ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا فَهِيَ تَقْطُرُ مَاءً مُتَّكِئًا عَلَى رَجُلَيْنِ

۴۲۵- عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھ کو ایک رات دکھلائی دیا کہ میں کعبے کے پاس ہوں میں نے ایک آدمی کو دیکھا گیہوں رنگ جیسے کہ تم نے بہت اچھی گیہوں رنگ کے آدمی دیکھے ہوں اس کے کندھوں تک بال ہیں جیسے تو نے بہت اچھے کندھوں تک کے بال دیکھے ہوں اور بالوں میں کنگھی کی ہے ان میں سے پانی ٹپک رہا (یعنی ان میں تری اور تازگی ایسی ہے

ف یعنی ساری امت جیسے یہود و نصاریٰ سب کے سب گمراہ ہو گئے۔ اب نصاریٰ کا یہ حال ہے کہ ان میں بہت فرقے ہیں پر جو فرقہ سب میں اچھا خیال کیا جاتا ہے یعنی پروٹسٹنٹ وہ بھی حماقت میں گرفتار ہے اور دین کی پہلی اصل یعنی توحید ہی کو نہیں سمجھا مسلمانوں میں اگرچہ بہت گمراہ فرقے ہیں اور ہزاروں لاکھوں ان میں نصاریٰ کی طرح پکی توحید پر قائم نہیں شرک میں گرفتار ہیں پر ایک فرقہ ان کا توحید اور اتباع سنت میں نہایت مضبوط ہے اور وہ ہمیشہ قائم ہے حق پر اگرچہ دین کے دشمن اس فرقہ کے بھی دشمن ہیں پر خدا ان کا مددگار ہے۔

(۴۲۵) ☆ قاضی عیاضؒ نے کہا اگر یہ قصہ بیداری کا ہے تو کوئی بھی اشکال نہیں اس لیے کہ حضرت عیسیٰؑ زندہ اور سلامت ہیں پھر طواف کرنے میں کیا استبعاد ہے اور اگر یہ خواب کا قصہ ہے جیسے ابن عمر کی دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے تو اس میں وہی تاویلات ہیں جو اوپر گزریں اور ظاہر یہی ہے کہ یہ خواب کا قصہ ہے اس لیے کہ اس میں دجال کا طواف کرنا بھی مذکور ہے حالانکہ حدیث صحیح میں وارد ہے کہ دجال مکے اور مدینے نہیں جائے گا اور مالک کی روایت میں دجال کے طواف کا ذکر نہیں اور شاید کہ حرمت مکہ اور مدینہ کی دجال کی اس زمانے کے ساتھ خاص ہو جب وہ فساد کرے گا اور مسیح حضرت عیسیٰ کو بھی کہتے ہیں اور دجال کو بھی لیکن حضرت عیسیٰ کو مسیح کہنے کی وجہ میں علماء کے اختلاف ہیں واحدی نے کہا ابو عبید اور لیث نے کہا کہ مسیح کی اصل عبرانی زبان میں مسیحا ہے پھر عربوں نے اس کو بدل کر مسیح کر لیا جیسے موسیٰ کہ اصل اس کی عبرانی زبان میں موشی یا میشا ہے اس صورت میں یہ لفظ مشتق نہ ہو گا لیکن جمہور کے نزدیک مشتق ہے ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ ان کو مسیح اس لیے کہتے تھے کہ جب وہ کسی بیمار پر مسح کرتے یعنی ہاتھ پھیرتے تو وہ تندرست ہو جاتا اور ابراہیم اور ابن اعرابی نے کہا مسیح کہتے ہیں صدیق کو اور بعضوں نے کہا اس لیے کہ انکے تلوے دونوں پاؤں کے صاف اور برابر تھے بیچ میں گہرا نہ تھا اور بعضوں نے کہا اس لیے کہ وہ اپنی ماں کے پیٹ سے تیل لگے ہوئے پیدا ہوئے تھے اور بعضوں نے کہا کہ اس لیے کہ برکت ان پر پھیری گئی تھی جب وہ پیدا ہوئے تھے اور بعضوں نے کہا کہ اس لیے کہ اللہ نے ان پر ہاتھ پھیرا تھا یعنی خوبصورت پیدا کیا تھا اور اس کے سوا اور وجہیں بھی بیان کیں ہیں اور ف

أَوْ عَلَى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا فَقِيلَ هَذَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ إِذَا أَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ أَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا فَقِيلَ هَذَا الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ)).

جیسے ان بالوں میں ہوتی ہے جو پانی بھرے ہوں یا در حقیقت ان میں سے پانی ٹپکتا ہے) اور تکیہ دیئے ہے دو آدمیوں پر یا دو آدمیوں کے کندھوں پر اور طواف کر رہا ہے کعبہ کا۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا یہ مسیح ہیں بیٹے مریم کے پھر میں نے ایک شخص کو دیکھا گھونگر بال والا بہت گھونگر داہنی آنکھ کا کانا اس کی کانی آنکھ جیسے پھولا انگور۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا یہ مسیح دجال ہے (خدا اس کے شر سے ہر مسلمان کو بچائے)۔

٤٢٦- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا بَيْنَ ظَهْرَانَيِ النَّاسِ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ فَقَالَ ((إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَيْسَ بِأَعْوَرَ أَلَا إِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَانِي اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ كَأَحْسَنِ مَا تَرَى مِنْ أُدْمِ الرِّجَالِ تَضْرِبُ لِمَّتُهُ بَيْنَ مَنْكِبَيْهِ رَجِلُ الشَّعْرِ يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ وَهُوَ بَيْنَهُمَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالُوا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ وَرَأَيْتُ وَرَاءَهُ رَجُلًا جَعْدًا قَطَطًا أَعْوَرَ عَيْنِ الْيُمْنَى كَأَشْبَهِ مَنْ رَأَيْتُ مِنَ النَّاسِ بِابْنِ قَطَنٍ وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا هَذَا الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ)).

۴۲۶- عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک دن لوگوں کے بیچ میں مسیح دجال کا ذکر کیا تو فرمایا اللہ جل جلالہ کانا نہیں ہے اور مسیح دجال کانا ہے داہنی آنکھ کا اس کی کانی آنکھ جیسے پھولا انگور (پس یہی ایک کھلی نشانی ہے اس بات کی کہ وہ مردود جھوٹا ہے خدائی کے دعوی میں) آپ نے فرمایا ایک رات خواب میں میں نے اپنے آپ کو کعبے کے پاس دیکھا ایک شخص گیہوں رنگ جیسے بہت اچھا کوئی گیہوں رنگ کا آدمی اس کے پٹھے مونڈھوں تک تھے اور بالوں میں کنگھی کی ہوئی تھی سر میں سے پانی ٹپک رہا تھا اور اپنے دونوں ہاتھ دو آدمیوں کے مونڈھوں پر رکھے ہوئے طواف کر رہا تھا خانہ کعبہ کا میں نے پوچھا یہ شخص کون ہے؟ لوگوں نے کہا یہ مسیح ہیں مریم کے بیٹے علیہما السلام اور ان کے پیچھے میں نے اور ایک شخص کو دیکھا جو سخت گھونگر بال والا داہنی آنکھ کا کانا تھا میں نے جو لوگ دیکھے ہیں ان سب میں ابن قطن اس سے زیادہ مشابہ ہے وہ بھی اپنے دونوں ہاتھ دو آدمیوں کے مونڈھوں پر رکھے ہوئے طواف کر رہا تھا میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا کہ یہ مسیح دجال ہے۔

ؔ دجال کو اس لیے مسیح کہتے ہیں کہ اس کی آنکھیں مٹی گئی ہیں یا اس لیے کہ وہ کانا ہے اور کانے کو بھی مسیح کہتے ہیں یا اس لیے کہ وہ ساری زمین پر پھرے گا اپنے نکلنے کے وقت میں۔ (نوویؒ)

(۴۲۶) ☆ معاذ اللہ اللہ تعالیٰ کی تو آنکھیں صحیح اور سالم ہیں ہر طرح کے عیب اور نقص سے اور وہ پاک ہے ہر طرح کے خلل اور نقصان سے۔

٤٢٧- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((رَأَيْتُ عِنْدَ الْكَعْبَةِ رَجُلًا آدَمَ سَبِطَ الرَّأْسِ وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى رَجُلَيْنِ يَسْكُبُ رَأْسُهُ أَوْ يَقْطُرُ رَأْسُهُ فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالُوا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ أَوْ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ لَا نَدْرِي أَيَّ ذَلِكَ قَالَ وَرَأَيْتُ وَرَاءَهُ رَجُلًا أَحْمَرَ جَعْدَ الرَّأْسِ أَعْوَرَ الْعَيْنِ الْيُمْنَى أَشْبَهُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ ابْنُ قَطَنٍ فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالُوا الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ)).

۴۲۷- عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے کعبہ کے پاس ایک شخص کو دیکھا جو گندم رنگ کا تھا اس کے بال لٹکے ہوئے تھے دونوں ہاتھ دو آدمیوں کے مونڈھوں پر رکھے تھا اور اس کے سر میں سے پانی بہہ رہا تھا میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا یہ عیسیٰ ہیں مریم کے بیٹے یا یوں کہا مسیح ہیں مریم کے بیٹے معلوم نہیں کون سا لفظ کہا پھر ان کے پیچھے میں نے ایک اور شخص دیکھا سرخ رنگ گھونگر بال والا داہنی آنکھ کا کانا سب سے زیادہ مشابہ اس سے قطن کا بیٹا ہے میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ انھوں نے کہا یہ مسیح دجال ہے۔

٤٢٨- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَمَّا كَذَّبَتْنِي قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلَا اللَّهُ لِي بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ أُخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ)).

۴۲۸- جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب قریش کے لوگوں نے مجھے جھٹلایا تو میں حطیم میں کھڑا ہوا اور اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے کر دیا بیت المقدس کو میں نے اس کی نشانیاں قریش کو بتلانی شروع کیں اور میں دیکھ رہا تھا اس کو (یعنی بیت المقدس کو)۔

٤٢٩- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي أَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ سَبِطُ الشَّعْرِ بَيْنَ رَجُلَيْنِ يَنْطِفُ رَأْسُهُ مَاءً أَوْ يُهَرَاقُ رَأْسُهُ مَاءً قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا هَذَا ابْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ ذَهَبْتُ أَلْتَفِتُ فَإِذَا رَجُلٌ أَحْمَرُ جَسِيمٌ جَعْدُ الرَّأْسِ أَعْوَرُ الْعَيْنِ كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا الدَّجَّالُ أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ)).

۴۲۹- عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے میں سو رہا تھا اتنے میں میں نے اپنے تئیں دیکھا طواف کر رہا ہوں خانہ کعبہ کا اور ایک شخص کو دیکھا جو گندم رنگ تھا اس کے بال چھٹے ہوئے تھے سر سے پانی ٹپک رہا تھا یا بہہ رہا تھا میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا یہ مریم کے بیٹے ہیں پھر میں چلا اور طرف دیکھنے لگا تو ایک شخص کو دیکھا سرخ رنگ موٹا داہنی آنکھ کا کانا گویا اس کی آنکھ پھولا انگور ہے میں نے کہا یہ کون ہے انھوں نے کہا یہ دجال ہے سب لوگوں میں اس سے زیادہ مشابہ ابن قطن ہے۔

٤٣٠- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَقَدْ

۴۳۰- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے اپنے تئیں دیکھا حطیم میں اور قریش مجھ سے میری سیر کا حال

(۴۳۰) ☆ قاضی عیاض نے کہا ان پیغمبروں کی نماز میں جو گفتگو تھی اس کو پورا ہم بیان کر چکے ہیں اور کبھی نماز سے ذکر اور دعا مراد

رَأَيْتُنِي فِي الْحِجْرِ وَقُرَيْشٌ تَسْأَلُنِي عَنْ مَسْرَايَ فَسَأَلَتْنِي عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لَمْ أُثْبِتْهَا فَكُرِبْتُ كُرْبَةً مَا كُرِبْتُ مِثْلَهُ قَطُّ قَالَ فَرَفَعَهُ اللَّهُ لِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ مَا يَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَنْبَأْتُهُمْ بِهِ وَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي جَمَاعَةٍ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَإِذَا مُوسَى قَائِمٌ يُصَلِّي فَإِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ جَعْدٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَإِذَا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَام قَائِمٌ يُصَلِّي أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيُّ وَإِذَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَام قَائِمٌ يُصَلِّي أَشْبَهُ النَّاسِ بِهِ صَاحِبُكُمْ يَعْنِي نَفْسَهُ فَحَانَتِ الصَّلَاةُ فَأَمَمْتُهُمْ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ قَائِلٌ يَا مُحَمَّدُ هَذَا مَالِكٌ صَاحِبُ النَّارِ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَبَدَأَنِي بِالسَّلَامِ)).

پوچھ رہے تھے (یعنی معراج کا) تو انھوں نے بیت المقدس کی کئی چیزیں پوچھیں جن کو میں بیان نہ کر سکا مجھے بڑا رنج ہوا ایسا رنج کبھی نہیں ہوا تھا پھر اللہ نے بیت المقدس کو اٹھا کر میرے سامنے کر دیا میں اس کو دیکھنے لگا اب جو بات وہ پوچھتے تھے میں بتا دیتا تھا اور میں نے اپنے تئیں پیغمبروں کی جماعت میں پایا دیکھا تو موسیٰ کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے ہیں وہ ایک شخص ہیں میانہ تن و توش کے اور گٹھے ہوئے جسم کے جیسے شنوہ کے لوگ ہوتے ہیں اور دیکھا عیسیٰ بن مریم کو وہ بھی کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے ہیں سب سے زیادہ مشابہ ان کے میں عروہ ابن مسعود ثقفیؓ کو پاتا ہوں اور دیکھا تو حضرت ابراہیم کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے ہیں سب سے زیادہ مشابہ ان کے تمہارے صاحب ہیں آپ نے اپنے تئیں فرمایا۔ پھر نماز کا وقت آیا تو میں نے امامت کی اور سب پیغمبروں نے میرے پیچھے نماز پڑھی جب میں نماز سے فارغ ہوا تو ایک بولنے والا بولا اے محمدؐ! یہ مالک ہے جہنم کا (داروغہ) اس کو سلام کرو۔ میں نے اس کی طرف دیکھا تو اس نے خود پہلے سلام کیا۔

٤٣١- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا أُسْرِيَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتُهِيَ بِهِ إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى وَهِيَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ إِلَيْهَا يَنْتَهِي مَا يُعْرَجُ بِهِ مِنَ الْأَرْضِ فَيُقْبَضُ مِنْهَا وَإِلَيْهَا

۴۳۱- عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے جب رسول اللہ ﷺ کو معراج ہوا تو آپ سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے اور وہ چھٹے آسمان میں ہے زمین سے جو چڑھتا ہے وہ یہیں آن کر ٹھہر جاتا ہے پھر لے لیا جاتا ہے اور جو اوپر سے اترتا ہے وہ بھی یہیں ٹھہر جاتا ہے پھر لے

ﷺ مراد ہوتی ہے یا اور کوئی کہے کہ آنحضرتؐ نے حضرت موسیٰ کو قبر میں نماز پڑھتے دیکھا پھر بیت المقدس میں ان کیساتھ نماز پڑھی پھر آسمان پر ان سے ملے یہ کیسے ہو سکتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے قبر میں جو آپ نے دیکھا یہ تو معراج سے پہلے تھا اور بیت المقدس میں انکے ساتھ نماز پڑھی معراج کی رات میں پھر حضرت موسیٰ آپ سے پہلے آسمان پر چلے گئے یا یہ نماز آسمانوں سے لوٹنے کے بعد پڑھی۔ واللہ اعلم۔

(۴۳۱) ☆ نووی نے کہا سب نسخوں میں یوں ہی ہے کہ سدرۃ المنتہیٰ چھٹے آسمان میں ہے لیکن اوپر گزر انس کی روایات میں کہ سدرۃ المنتہیٰ آسمان کے اوپر ہے قاضی عیاض نے کہا یہی صحیح ہے اور اکثر کا قول یہی ہے اور ممکن ہے جمع کرنا ان دونوں روایتوں میں اس طرح کہ سدرۃ المنتہیٰ کی جڑ چھٹے آسمان میں ہو اور ڈالیاں اس کی ساتویں آسمان کے اوپر ہوں اس لیے کہ وہ نہایت بڑا درخت ہے اور خلیل نے کہا سدرۃ المنتہیٰ ایک درخت ہے ساتویں آسمان میں جو سایہ کیا ہوا ہے آسمانوں پر اور جنت پر اور بڑے بڑے کبیرہ گناہوں کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص اس امت میں سے مرے اور وہ شرک میں گرفتار نہ ہو تو وہ ہمیشہ جہنم میں نہ رہے گا بلکہ کبھی نہ کبھی ضرور بخشا جائے گا اور یہ مراد نہیں ﷺ

نام کتاب

صحیح مسلم شریف

مع مختصر شرح نووی مترجم

تالیف: امام مسلم بن الحجاج رحمہ اللہ

ترجمہ: علامہ وحید الزمان

جلد: ششم

تاریخ اشاعت: اگست ۲۰۰۴ء

مطبوعہ: علی آصف پرنٹرز لاہور

ملنے کا پتہ

نعمانی کتب خانہ

لاہور

E-mail: nomania2000@hotmail.com

NOMANI

COPY RIGHT

All rights reserved

Exclusive rights by nomani kutab khana Lahore Pakistan. No part of this publication may be translated, reproduced, distributed in any form or by any means or stored in a data base retrieval system, without the prior written permission of the publisher.

أَحَدٌ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الدَّجَّالِ أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُهُ قَالَ ((وَمَا سُؤَالُكَ)) قَالَ قُلْتُ إِنَّهُمْ يَقُولُونَ مَعَهُ جِبَالٌ مِنْ خُبْزٍ وَلَحْمٍ وَنَهَرٌ مِنْ مَاءٍ قَالَ ((هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ)).

ساتھ پہاڑ ہوں گے روٹیوں کے اور گوشت کے اور پانی کی نہر ہو گی۔

٧٣٨٠- عَنْ إِسْمَعِيلَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حُمَيْدٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ يَزِيدَ فَقَالَ لِي ((أَيْ بُنَيَّ)).

۷۳۸۰- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

٧٣٨١- عَنْ يَعْقُوبَ ابْنِ عَاصِمِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو وَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ مَا هَذَا الْحَدِيثُ الَّذِي تُحَدِّثُ بِهِ تَقُولُ إِنَّ السَّاعَةَ تَقُومُ إِلَى كَذَا وَكَذَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ أَوْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهُمَا لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أُحَدِّثَ أَحَدًا شَيْئًا أَبَدًا إِنَّمَا قُلْتُ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدَ قَلِيلٍ أَمْرًا عَظِيمًا يُحَرَّقُ الْبَيْتُ وَيَكُونُ وَيَكُونُ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي أُمَّتِي فَيَمْكُثُ أَرْبَعِينَ لَا أَدْرِي أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِينَ شَهْرًا أَوْ أَرْبَعِينَ عَامًا فَيَبْعَثُ اللَّهُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ كَأَنَّهُ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ فَيَطْلُبُهُ فَيُهْلِكُهُ ثُمَّ يَمْكُثُ النَّاسُ سَبْعَ سِنِينَ لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ رِيحًا بَارِدَةً مِنْ قِبَلِ الشَّأْمِ فَلَا يَبْقَى عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ أَوْ إِيمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ حَتَّى لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ دَخَلَ فِي كَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ حَتَّى تَقْبِضَهُ)) قَالَ سَمِعْتُهَا

۷۳۸۱- یعقوب بن عاصم بن عروہ بن مسعود ثقفی سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے سنا ان کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا یہ حدیث کیا ہے جو تم بیان کرتے ہو کہ قیامت اتنی مدت میں ہو گی؟ انھوں نے کہا (تعجب سے) سبحان اللہ یا لا الہ الا اللہ یا اور کوئی کلمہ مانند ان کے پھر کہا میرا قصد ہے کہ اب کسی سے کوئی حدیث بیان نہ کروں (کیونکہ لوگ کچھ کہتے ہیں اور مجھ کو بدنام کرتے ہیں)۔ میں نے تو یہ کہا تھا تم تھوڑے دنوں بعد ایک بڑا حادثہ دیکھو گے جو گھر کو جلاوے گا اور وہ ہو گا ضرور ہو گا۔ پھر کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا دجال میری امت میں نکلے گا اور چالیس دن تک رہے گا میں نہیں جانتا چالیس دن فرمایا یا چالیس مہینے یا چالیس برس۔ پھر اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰؑ بن مریمؑ کو بھیجے گا ان کی شکل عروہ بن مسعود کی سی ہے۔ وہ دجال کو ڈھونڈیں گے اور اس کو ماریں گے۔ پھر سات برس تک لوگ ایسے رہیں گے کہ دو شخصوں میں کوئی دشمنی نہ ہو گی۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک ٹھنڈی ہوا بھیجے گا شام کی طرف سے تو زمین پر کوئی ایسا نہ رہے گا جس کے دل میں رتی برابر ایمان یا بھلائی ہو مگر یہ ہوا اس کی جان نکال لے گی یہاں تک کہ اگر کوئی تم میں سے پہاڑ کے کلیجہ میں گھس جاوے تو وہاں بھی یہ ہوا پہنچ کر اس کی جان نکال لے گی۔ عبداللہ نے کہا میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے پھر برے لوگ دنیا میں رہ جائیں گے

مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((فَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ فِي خِفَّةِ الطَّيْرِ وَأَحْلَامِ السِّبَاعِ لَا يَعْرِفُونَ مَعْرُوفًا وَلَا يُنْكِرُونَ مُنْكَرًا فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطَانُ فَيَقُولُ أَلَا تَسْتَجِيبُونَ فَيَقُولُونَ فَمَا تَأْمُرُنَا فَيَأْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْأَوْثَانِ وَهُمْ فِي ذَلِكَ دَارٌّ رِزْقُهُمْ حَسَنٌ عَيْشُهُمْ ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَلَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا أَصْغَى لِيتًا وَرَفَعَ لِيتًا قَالَ وَأَوَّلُ مَنْ يَسْمَعُهُ رَجُلٌ يَلُوطُ حَوْضَ إِبِلِهِ قَالَ فَيَصْعَقُ وَيَصْعَقُ النَّاسُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ أَوْ قَالَ يُنْزِلُ اللَّهُ مَطَرًا كَأَنَّهُ الطَّلُّ أَوِ الظِّلُّ نُعْمَانُ الشَّاكُّ فَتَنْبُتُ مِنْهُ أَجْسَادُ النَّاسِ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ أُخْرَى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ ثُمَّ يُقَالُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَلُمَّ إِلَى رَبِّكُمْ وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ قَالَ ثُمَّ يُقَالُ أَخْرِجُوا بَعْثَ النَّارِ فَيُقَالُ مِنْ كَمْ فَيُقَالُ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ قَالَ فَذَاكَ يَوْمَ يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا وَذَلِكَ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ)).

٧٣٨٢-عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو إِنَّكَ تَقُولُ إِنَّ السَّاعَةَ تَقُومُ إِلَى كَذَا وَكَذَا فَقَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أُحَدِّثَكُمْ بِشَيْءٍ إِنَّمَا قُلْتُ إِنَّكُمْ تَرَوْنَ بَعْدَ قَلِيلٍ أَمْرًا عَظِيمًا فَكَانَ حَرِيقَ الْبَيْتِ قَالَ شُعْبَةُ هَذَا أَوْ نَحْوَهُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي أُمَّتِي))

جلد باز چڑیوں کی طرح یا بے عقل اور درندوں کی طرح ان کے اخلاق ہوں گے۔ نہ وہ اچھی بات کو اچھا سمجھیں گے نہ بری بات کو برا۔ پھر شیطان ایک صورت بنا کر ان کے پاس آوے گا اور کہے گا تم شرم نہیں کرتے۔ وہ کہیں گے پھر تو کیا حکم دیتا ہے ہم کو؟ شیطان کہے گا بت پرستی کرو وہ بت پوجیں گے اور باوجود اس کے ان کی روزی کشادہ ہوگی مزے سے زندگی بسر کریں گے۔ پھر صور پھونکا جائے گا اس کو کوئی نہ سنے گا مگر ایک طرف سے گردن جھکاوے گا اور دوسری طرف سے اٹھا لے گا (یعنی بے ہوش ہو کر گر پڑے گا) اور سب سے پہلے صور کو وہ سنے گا جو اپنے اونٹوں کے حوض پر کلاوہ کرتا ہوگا۔ وہ بے ہوش ہو جائے گا اور دوسرے لوگ بھی بیہوش ہو جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ پانی برسادے گا جو نطفہ کی طرح ہوگا۔ اس سے لوگوں کے بدن اگ آویں گے۔ پھر صور پھونکا جائے گا تو سب لوگ کھڑے ہوئے دیکھ رہے ہوں گے۔ پھر پکارا جائے گا اے لوگو! اپنے مالک کے پاس آؤ اور کھڑا کرو ان کو ان سے سوال ہوگا۔ پھر کہا جائے گا ایک لشکر نکالو دوزخ کے لیے پوچھا جائے گا کتنے لوگ؟ حکم ہوگا ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے نکالو دوزخ کے لیے (اور ہزار میں سے ایک جنتی ہوگا)۔ آپ نے فرمایا یہی وہ دن ہے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا (ہیبت اور مصیبت سے یا درازی سے) اور یہی وہ دن ہے جب پنڈلی کھلے گی (یعنی سختی ہوگی)۔

٧٣٨٢- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

﴿لَقَدْ مَنَّ ٱللَّهُ عَلَى ٱلْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُوا۟ عَلَيْهِمْ ءَايَٰتِهِۦ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا۟ مِن قَبْلُ لَفِى ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ﴿١٦٤﴾﴾ [٣/ آل عمران/ الآية ١٦٤].

صحيح مسلم

للإمام أبي الحسين مسلم بن الحجاج

القشيري النيسابوري

٢٠٦ - ٢٦١ هـ

لو أن أهل الحديث يكتبون مائتي سنة الحديث

فمدارهم على هذا المسند

صنفت هذا المسند الصحيح من ثلاثمائة ألف حديث مسموعة

مسلم بن الحجاج

طبعة معتنى بها مرقمة

الأحاديث مع الفهارس

دار المغني

جميع حقوق الطبع محفوظة

الطبعة الأولى

١٤١٩هـ - ١٩٩٨م

دار المغني للنشر والتوزيع
المملكة العربية السعودية
ص.ب: ١٥٤٠٤١ - الرياض: ١١٧٣٦
هاتف - ناسوخ: ٤٢٥٧٠١٩

الْبُنَانِيّ. وَقَدَّمَ فِيهِ شَيْئًا وَأَخَّرَ. وَزَادَ وَنَقَصَ.

٢٦٣- (١٦٣) وحدّثني حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَىَ التّجِيبِيّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ أَبُو ذَرّ يُحَدّثُ، أَنّ رسول الله ﷺ قَالَ: «**فُرِجَ سَقْفُ بَيْتِي وَأَنَا بِمَكّةَ. فَنَزَلَ جِبْرِيلُ ﷺ. فَشَقّ صَدْرِي. ثُمّ غَسَلَهُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ. ثُمّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِئًا حِكْمَةً وَإِيمَانا. فَأَفْرَغَهَا فِي صَدْرِي. ثُمّ أَطْبَقَهُ ثُمّ أَخَذَ بِيَدِي عَرَجَ بِي إِلَى السّمَاءِ. فَلَمّا جِئْنَا السّمَاءَ الدّنْيَا، قَالَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السّلاَمُ لِخَازِنِ السّمَاءِ الدّنْيَا: افْتَحْ. قَالَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا جِبْرِيلُ. قَالَ: هَلْ مَعَكَ أَحَدٌ؟ قَالَ: نَعَمْ. مَعِيَ مُحَمّدٌ ﷺ. قَالَ: فَأُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. فَفَتَحَ قَالَ، فَلَمّا عَلَوْنَا السّمَاءَ الدّنْيَا فَإِذَا رَجُلٌ عَنْ يَمِينِهِ أَسْوِدَةٌ. وَعَنْ يَسَارِهِ أَسْوِدَةٌ. قَالَ، فَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِينِهِ ضَحِكَ. وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَىَ. قَالَ فَقَالَ: مَرْحَبا بِالنّبِيّ الصّالِحِ، وَالاِبْنِ الصّالِحِ. قَالَ قُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ! مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا آدَمُ ﷺ. وَهَذِهِ الأَسْوِدَةُ عَنْ يَمِينِهِ، وَعَنْ شِمَالِهِ نَسَمُ بَنِيهِ. فَأَهْلُ الْيَمِينِ أَهْلُ الْجَنّةِ. وَالأَسْوِدَةُ الّتِي عَنْ شِمَالِهِ أَهْلُ النّارِ. فَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِينِهِ ضَحِكَ. وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى قَالَ ثُمّ عَرَجَ بِي جِبْرِيلُ حَتّى أَتَى السّمَاءَ الثّانِيَةَ. فَقَالَ لِخَازِنِهَا: افْتَحْ. قَالَ: فَقَالَ لَهُ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ خَازِنُ السّمَاءِ الدّنْيَا. فَفَتَحَ.**

فَقَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: فَذَكَرَ أَنّهُ وَجَدَ فِي السّمَاوَاتِ آدَمَ وَإِدْرِيسَ وَعِيسَى وَمُوسَىَ وَإِبْرَاهِيمَ صَلَوَاتُ اللّهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ. وَلَمْ يُثْبِتْ كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ، غَيْرَ أَنّهُ ذَكَرَ أَنّهُ قَدْ وَجَدَ آدَمَ عَلَيْهِ السّلاَمُ فِي السّمَاءِ الدّنْيَا. وَإِبْرَاهِيمَ فِي السّمَاءِ السّادِسَةِ. قَالَ: فَلَمّا مَرّ جِبْرِيلُ وَرسول الله ﷺ بِإِدْرِيسَ صَلَوَاتُ اللّهِ عَلَيْهِ قَالَ: مَرْحَبا بِالنّبِيّ الصّالِحِ وَالأَخِ الصّالِحِ. قَالَ **ثُمّ مَرّ فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: هَذَا إِدْرِيسُ.** قَالَ: **ثُمّ مَرَرْتُ بِمُوسَىَ عَلَيْهِ السّلاَمُ. فَقَالَ: مَرْحَبا بِالنّبِيّ الصّالِحِ، وَالأَخِ الصّالِحِ.** قَالَ **قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا مُوسَىَ. قَالَ: ثُمّ مَرَرْتُ بِعِيسَىَ. فَقَالَ: مَرْحَبا بِالنّبِيّ الصّالِحِ، وَالأَخِ الصّالِحِ. قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ.** قَالَ: **ثُمّ مَرَرْتُ بِإِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السّلاَمُ. فَقَالَ: مَرْحَبا بِالنّبِيّ**

الصّالِحِ وَالإِبْنِ الصّالِحِ. قَالَ: قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا إِبْرَاهِيمُ.

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَأَخْبَرَنِي ابْنُ حَزْمٍ: أَنّ ابْنَ عَبّاسٍ، وَأَبَا حَبّةَ الأَنْصَارِيّ كَانَا يَقُولاَنِ: قَالَ رسول الله ﷺ: «ثُمّ عَرَجَ بِي حَتّى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوىً أَسْمَعُ فِيهِ صَرِيفَ الأَقْلاَمِ».

قَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: قَالَ رسول الله ﷺ: «فَفَرَضَ اللهُ عَلَى أُمّتِي خَمْسِينَ صَلاَةً. قَالَ: فَرَجَعْتُ بِذَلِكَ حَتّى أَمُرّ بِمُوسَىَ فَقَالَ مُوسَىَ عَلَيْهِ السّلاَمُ: مَاذَا فَرَضَ رَبّكَ عَلَى أُمّتِكَ؟ قَالَ قُلْتُ: فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسِينَ صَلاَةً. قَالَ لِي مُوسَىَ عَلَيْهِ السّلاَمُ: فَرَاجِعْ رَبّكَ. فَإِنّ أُمّتَكَ لاَ تُطِيقُ ذَلِكَ. قَالَ: فَرَاجَعْتُ رَبّي فَوَضَعَ عَنّي شَطْرَهَا. قَالَ: فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَىَ عَلَيْهِ السّلاَمُ فَأَخْبَرْتُهُ. قَالَ: رَاجِعْ رَبّكَ. فَإِنّ أُمّتَكَ لاَ تُطِيقُ ذَلِكَ. قَالَ: فَرَاجَعْتُ رَبّي. فَقَالَ: هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُونَ. لاَ يُبَدّلُ الْقَوْلُ لَدَيّ. قَالَ فَرَجَعْتُ إِلَىَ مُوسَىَ. فَقَالَ: رَاجِعْ رَبّكَ. فَقُلْتُ: قَدِ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبّي. قَالَ ثُمّ انْطَلَقَ بِي جِبْرِيلُ حَتّى نَأْتِيَ سِدْرَةَ الْمُنْتَهَى. فَغَشِيَهَا أَلْوَانٌ لاَ أَدْرِي مَا هِيَ. قَالَ: ثُمّ أُدْخِلْتُ الْجَنّةَ فَإِذَا فِيهَا جَنَابِذُ اللّؤْلُؤِ، وَإِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ».[٣٤٩:]

٢٦٤- (١٦٤) حدّثنا مُحَمّدُ بْنُ الْمُثَنّى: حَدّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيّ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ (لَعَلّهُ قَالَ) عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ (رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ) قَالَ: قَالَ نَبِيّ اللّهِ ﷺ: «بَيْنَا أَنَا عند البيت بَيْنَ النّائِمِ وَالْيَقْظَانِ. إِذْ سَمِعْتُ قَائِلاً يَقُولُ: أَحَدُ الثّلاَثَةِ بَيْنَ الرّجُلَيْنِ. فَأُتِيتُ فَانْطُلِقَ بِي. فَأُتِيتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ فِيهَا مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ. فَشُرِحَ صَدْرِي إِلَى كَذَا وكَذَا. (قَالَ قَتَادَةُ: فَقُلْتُ لِلّذِي مَعِي: مَا يَعْنِي؟ قَالَ: إِلَى أَسْفَلِ بَطْنِهِ) فَاسْتُخْرِجَ قَلْبِي، فَغُسِلَ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمّ أُعِيدَ مَكَانَهُ. ثُمّ حُشِيَ إِيمَانا وَحِكْمَةً. ثُمّ أُتِيتُ بِدَابّةٍ أَبْيَضَ يُقَالُ لَهُ الْبُرَاقُ. فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُونَ الْبَغْلِ. يَقَعُ خَطْوُهُ عِنْدَ أَقْصَى طَرْفِهِ، فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ. ثُمّ انْطَلَقْنَا حَتّى أَتَيْنَا السّمَاءَ الدّنْيَا، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ ﷺ. فَقِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ. قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمّدٌ ﷺ. قِيلَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ فَفَتَحَ لَنَا. وَقَالَ: مَرْحَبا بِهِ. وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ. قَالَ: فَأَتَيْنَا عَلَى آدَمَ ﷺ. وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِقِصّتِهِ. وَذَكَرَ أَنّهُ لَقِيَ فِي السّمَاءِ الثّانِيَةِ عِيسَىَ وَيَحْيَىَ عَلَيْهِمَا السّلاَمُ.

وَفِي الثَّالِثَةِ يُوسُفَ. وَفِي الرَّابِعَةِ إِدْرِيسَ. وَفِي الْخَامِسَةِ هَرُونَ صل الله عليهم وسلم قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقْنَا حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ. فَأَتَيْتُ عَلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ. فَقَالَ: مَرْحَبا بِالأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ. فَلَمَّا جَاوَزْتُهُ بَكَى. فَنُودِيَ: مَا يُبْكِيكَ؟ قَالَ: رَبِّ هَذَا غُلاَمٌ بَعَثْتَهُ بَعْدِي. يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِهِ الْجَنَّةَ أَكْثَرُ مِمَّا يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي. قَالَ: **ثُمَّ انْطَلَقْنَا حَتَّى انْتَهَيْنَا إلى السماء السابعةِ. فأَتَيتُ على إبراهيم»**. وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ: وَحَدَّثَ نَبِيّ اللّهِ ﷺ أَنَّهُ رَأَى أَرْبَعَةَ أَنْهَارٍ يَخْرُجُ مِنْ أَصْلِهَا نَهْرَانِ ظَاهِرَانِ، وَنَهْرَانِ بَاطِنَانِ **«فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ! مَا هَذِهِ الأَنْهَارُ؟ قَالَ: أَمَّا النَّهْرَانِ الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ. وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيلُ وَالْفُرَاتُ. ثُمَّ رُفِعَ لِيَ الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ. فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ! مَا هَذَا؟ قَالَ هَذَا الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ. يَدْخُلُهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ. إِذَا خَرَجُوا مِنْهُ لَمْ يَعُودُوا فِيهِ آخِرُ مَا عَلَيْهِمْ. ثُمَّ أُتِيتُ بِإِنَاءَيْنِ أَحَدُهُمَا خَمْرٌ وَالآخَرُ لَبَنٌ. فَعُرِضَا عَلَيَّ. فَاخْتَرْتُ اللَّبَنَ. فَقِيلَ:** أَصَبْتَ، أَصَابَ الله بِكَ. **أُمَّتُكَ عَلَى الْفِطْرَةِ. ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسُونَ صَلاَةً»**. ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّتَهَا إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ.[خ:٣٢٠٧]

٢٦٥- (...) حدَّثني مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ [1] أَنَّ رسول الله ﷺ قَالَ: فَذَكَرَ نَحْوَهُ. وَزَادَ فِيهِ: **«فَأُتِيتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِىءٍ حِكْمَةً وَإِيمَانا. فَشُقَّ مِنَ النَّحْرِ إِلَى مَرَاقِّ الْبَطْنِ. فَغُسِلَ بِمَاءِ زَمْزَمَ. ثُمَّ مُلِىءَ حِكْمَةً وَإِيمَانا»**.

٢٦٦- (١٦٥) حدَّثني مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ يَقُولُ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ ﷺ (يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ) قَالَ: ذَكَرَ رسول الله ﷺ حِينَ أُسْرِيَ بِهِ فَقَالَ: **«مُوسَى آدَمُ طُوَالٌ. كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءةَ»**. وَقَالَ: **«عِيسَى جَعْدٌ مَرْبُوعٌ»** وَذَكَرَ مَالِكا خَازِنَ جَهَنَّمَ وَذَكَرَ الدَّجَّالَ.

٢٦٧- (...) وحدّثنا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ. حَدَّثَنَا ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ ﷺ (ابْنُ عَبَّاسٍ) قَالَ: قَالَ

رسول الله ﷺ: «مَرَرْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي عَلَى مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ. رَجُلٌ آدَمُ طُوَالٌ جَعْدٌ. كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ. وَرَأَيْتُ عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ مَرْبُوعَ الْخَلْقِ. إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ. سَبِطَ الرَّأْسِ». وَأُرِيَ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ، وَالدَّجَّالَ. فِي آيَاتٍ أَرَاهُنَّ اللهُ إِيَّاهُ {فَلاَ تَكُنْ فِي مِرْيَةٍ مِنْ لِقَائِهِ} (السجدة آية: ٢٣).

قَالَ: كَانَ قَتَادَةُ يُفَسِّرُهَا أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَدْ لَقِيَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ.[خ:٣٢٣٩]

٢٦٨- (١٦٦) حدّثنا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، وَ سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ قَالاَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ. أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رسول الله ﷺ مَرَّ بِوَادِي الأَزْرَقِ فَقَالَ: «أَيُّ وَادٍ هَذَا؟» فَقَالُوا: هَذَا وَادِي الأَزْرَقِ. قَالَ: «كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ هَابِطًا مِنَ الثَّنِيَّةِ، وَلَهُ جُؤَارٌ إِلَى اللهِ بِالتَّلْبِيَةِ» ثُمَّ أَتَى عَلَى ثَنِيَّةِ هَرْشَى فَقَالَ: «أَيُّ ثَنِيَّةٍ هَذِهِ؟» قَالُوا: ثَنِيَّةُ هَرْشَى. قَالَ: «كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى يُونُسَ بْنِ مَتَّى عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَلَى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ جَعْدَةٍ عَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوفٍ. خِطَامُ نَاقَتِهِ خُلْبَةٌ. وَهُوَ يُلَبِّي».

قَالَ ابْنُ حَنْبَلٍ فِي حَدِيثِهِ: قَالَ هُشَيْمٌ: يَعْنِي لِيفًا.

٢٦٩- (...) وحدّثني مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ دَاوُدَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سِرْنَا مَعَ رسول الله ﷺ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ. فَمَرَرْنَا بِوَادٍ. فَقَالَ: «أَيُّ وَادٍ هَذَا؟» فَقَالُوا: وَادِي الأَزْرَقِ. فَقَالَ: «كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى مُوسَى ﷺ (فَذَكَرَ مِنْ لَوْنِهِ وَشَعَرِهِ شَيْئًا لَمْ يَحْفَظْهُ دَاوُدُ) وَاضِعًا إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ. لَهُ جُؤَارٌ إِلَى اللهِ بِالتَّلْبِيَةِ. مَارًّا بِهَذَا الْوَادِي» قَالَ: «ثُمَّ سِرْنَا حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى ثَنِيَّةٍ. فَقَالَ: «أَيُّ ثَنِيَّةٍ هَذِهِ» قَالُوا: هَرْشَى أَوْ لِفْتٌ. فَقَالَ: «كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى يُونُسَ عَلَى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ. عَلَيْهِ جُبَّةُ صُوفٍ. خِطَامُ نَاقَتِهِ لِيفٌ خُلْبَةٌ. مَارًّا بِهَذَا الْوَادِي مُلَبِّيًا».

٢٧٠- (...) حدّثني مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ. فَذَكَرُوا الدَّجَّالَ. فَقَالَ: إِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ. قَالَ: فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَمْ أَسْمَعْهُ قَالَ ذَاكَ. وَلَكِنَّهُ قَالَ: «أَمَّا إِبْرَاهِيمُ، فَانْظُرُوا إِلَى صَاحِبِكُمْ. وَأَمَّا مُوسَى، فَرَجُلٌ آدَمُ جَعْدٌ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ مَخْطُومٍ بِخُلْبَةٍ. كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ إِذَا انْحَدَرَ فِي

الْوَادِي يُلَبِّي». [خ:١٥٥٥]

٢٧١- (١٦٧) حدّثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ. ح وَحَدَّثَنَا مُحمّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ أَنّ رسول الله ﷺ قَالَ: «عُرِضَ عَلَيّ الأَنْبِيَاءُ. فَإِذَا مُوسَى ضَرْبٌ مِنَ الرِّجَالِ. كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ. وَرَأَيْتُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ ـ عَلَيْهِ السَّلاَمُ ـ. فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهاً عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ. وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ. فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهاً صَاحِبُكُمْ (يَعْنِي نَفْسَهُ) وَرَأَيْتُ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ. فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهاً دِحْيَةُ». (وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ رُمْحٍ: «دِحْيَةُ بْنُ خَلِيفَةَ»).

٢٧٢- (١٦٨) وحدّثني مُحمّدُ بْنُ رَافِعٍ، وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ (وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ. قَالَ: ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا. وَقَالَ: عَبْدٌ: أَخْبَرَنَا) عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبيّ ﷺ: «حِينَ أُسْرِيَ بِي لَقِيتُ مُوسَى ـ عَلَيْهِ السَّلاَمُ ـ (فَنَعَتَهُ النَّبيّ ﷺ) فَإِذَا رَجُلٌ (حَسِبْتُهُ قَالَ) مُضْطَرِبٌ. رَجِلُ الرَّأْسِ. كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ. قَالَ، وَلَقِيتُ عِيسَى (فَنَعَتَهُ النَّبيّ ﷺ) فَإِذَا رَبْعَةٌ أَحْمَرُ كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيمَاسٍ» (يَعْنِي حَمّاما) قَالَ: وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ. وَأَنَا أَشْبَهُ وَلَدِهِ بِهِ. قَالَ: فَأُتِيتُ بِإِنَاءَيْنِ فِي أَحَدِهِمَا لَبَنٌ وَفِي الآخَرِ خَمْرٌ. فَقِيلَ لِي: خُذْ أَيَّهُمَا شِئْتَ. فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ. فَقَالَ: هُدِيتَ الْفِطْرَةَ. أَوْ أَصَبْتَ الْفِطْرَةَ. أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ». [خ:٣٣٩٤]

٧٥ ـ باب ذكر المسيح ابن مريم والمسيح الدجال

٢٧٣- (١٦٩) حدّثنا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنّ رسول الله ﷺ قَالَ: «أَرَانِي لَيْلَةً عِنْدَ الْكَعْبَةِ. فَرَأَيْتُ رَجُلاً آدَمَ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنْ أُدْمِ الرِّجَالِ. لَهُ لِمَّةٌ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ. قَدْ رَجَّلَهَا فَهِيَ تَقْطُرُ مَاءً. مُتَّكِئاً عَلَى رَجُلَيْنِ (أَوْ عَلَى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ) يَطُوفُ بِالْبَيْتِ. فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا؟ فَقَالُوا: هَذَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ. ثُمّ إِذَا أَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ. أَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنَى. كَأَنَّهَا

عِنبَةٌ طَافِيَةٌ. فَسَأَلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقِيلَ: هَذَا الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ».

٢٧٤- (...) حدّثنا مُحمّدُ بْنُ إِسْحَـقَ الْمُسَيّبِيّ: حَدّثَنَا أَنَسٌ (يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ) عَنْ مُوسَى (وَهُوَ ابْنُ عُقْبَةَ) عَنْ نَافِعٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّهِ بْنُ عُمَرَ: ذَكَرَ رسول الله ﷺ يَوْماً، بَيْنَ ظَهْرَانِي النّاسِ: الْمَسِيحَ الدّجّالَ. فَقَالَ: «إِنّ الله تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنّهُ لَيْسَ بِأَعْوَرَ، أَلاَ وَإِنّ الْمَسِيحَ الدّجّالَ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنَى. كَأَنّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ»[خ:٣٤٣٩]

قَالَ: وَقَالَ رسول الله ﷺ: «أَرَانِي اللّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ عِنْدَ الْكَعْبَةِ. فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ كَأَحْسَنِ مَا تَرَى مِنْ أُدْمِ الرّجَالِ. تَضْرِبُ لِمّتُهُ بَيْنَ مَنْكِبَيْهِ. رَجِلُ الشّعَرِ. يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً. وَاضِعاً يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ. وَهُوَ بَيْنَهُمَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ. فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالُوا: هَذَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ. وَرَأَيْتُ وَرَاءَهُ رَجُلاً جَعْداً قَطَطاً. أَعْوَرَ عَيْنِ الْيُمْنَى. كَأَشْبَهِ مَنْ رَأَيْتُ مِنَ النّاسِ بِابْنِ قَطَنٍ. وَاضِعاً يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ. يَطُوفُ بِالْبَيْتِ. فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: هَذَا الْمَسِيحُ الدّجّالُ».[خ:٣٤٤٠]

٢٧٥- (...) حدّثنا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدّثَنَا أَبِي: حَدّثَنَا حَنْظَلَةُ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنّ رسول الله ﷺ قَالَ «رَأَيْتُ عِنْدَ الْكَعْبَةِ رَجُلاً آدَمَ. سَبِطَ الرّأْسِ. وَاضِعاً يَدَيْهِ عَلَى رَجُلَيْنِ. يَسْكُبُ رَأْسُهُ (أَوْ يَقْطُرُ رَأْسُهُ). فَسَأَلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالُوا: عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ أَوِ المسيحُ ابْنُ مَرْيَمَ (لاَ نَدْرِي أَيّ ذَلِكَ قَالَ) وَرَأَيْتُ وَرَاءَهُ رَجُلاً أَحْمَرَ. جَعْدَ الرّأْسِ. أَعْوَرَ الْعَيْنِ الْيُمْنَى. أَشْبَهُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ ابْنُ قَطَنٍ. فَسَأَلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالُوا: الْمَسِيحُ الدّجّالُ».

٢٧٥- (...) حدّثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ الزّهْرِيّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرّحْمَنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّهِ أَنّ رسول الله ﷺ قَالَ: «لَمّا كَذّبَتْنِي قُرَيْشٌ. قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلاَ الله لِي بَيْتَ الْمَقْدِسِ. فَطَفِقْتُ أُخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ».[خ:٣٨٨٦]

٢٧٦- (١٧٠) حدّثني حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: حَدّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ الله بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطّابِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رسول

الله ﷺ يَقولُ: «بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُني أَطُوفُ بالْكَعْبَةِ، فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ سَبِطُ الشَّعْرِ. بَيْنَ رَجُلَيْنِ. يَنْطِفُ رَأْسُهُ مَاءً (أَوْ يُهَرَاقُ رَأْسُهُ مَاءً) قُلْتُ مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: هَذَا ابْنُ مَرْيَمَ. ثُمَّ ذَهَبْتُ أَلْتَفِتُ فَإِذَا رَجُلٌ أَحْمَرُ. جَسيمٌ. جَعْدُ الرَّأْسِ. أَعْوَرُ الْعَيْنِ. كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ. قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: الدَّجَّالُ. أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ».

٢٧٨- (١٧٢) وحدّثني زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ (وَهُوَ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ)، عَنْ عَبْدِ اللّهِ بْنِ الفَضْلِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْد الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رسول الله ﷺ: «لَقَدْ رَأَيْتُني فِي الْحِجْرِ. وَقُرَيْشٌ تَسْأَلُني عَنْ مَسْرَايَ، فَسَأَلَتْني عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لَمْ أُثْبِتْهَا، فَكُرِبْتُ كُرْبَةً مَا كُرِبْتُ مِثْلَهُ قَطّ. قَالَ: فَرَفَعَهُ الله لِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ. مَا يَسْأَلُوني عَنْ شَيْءٍ إِلاَّ أَنْبَأْتُهُمْ بِهِ، وَقَدْ رَأَيْتُني فِي جَمَاعَةٍ مِنَ الأَنْبِيَاءِ. فَإِذَا مُوسَىَ قَائِمٌ يُصَلِّي. فَإِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ جَعْدٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ. وَإِذَا عِيسَىَ ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَائِمٌ يُصَلِّي. أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيّ. وَإِذَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَائِمٌ يُصَلِّي. أَشْبَهُ النَّاسِ بِهِ صَاحِبُكُمْ (يَعْني نَفْسَهُ) فَحَانَتِ الصَّلاَةُ فَأَمَمْتُهُمْ. فَلَمّا فَرَغْتُ مِنَ الصَّلاَةِ قَالَ قَائِلٌ: يَا مُحَمَّدُ! هَذَا مَالِكٌ، صَاحِبُ النَّارِ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ. فَالْتَفَتّ إِلَيْهِ فَبَدَأَنِي بِالسَّلاَمِ».

٧٦ ــ باب في ذكر سدرة المنتهى

٢٧٩- (١٧٣) وحدّثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ. ح وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيرٍ و زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعاً عَنْ عَبْدِ اللّهِ بْنُ نُمَيْرٍ. وَأَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ. قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنِ الزّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ طَلْحَةَ، عَنْ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ الله قَالَ: لَمّا أُسْرِيَ برسول الله ﷺ انْتُهِيَ بِهِ إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى. وَهِيَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ. إِلَيْهَا يَنْتَهِي مَا يُعْرَجُ بِهِ مِنَ الأَرْضِ. فَيُقْبَضُ مِنْهَا. وَإِلَيْهَا يُنْتَهى مَا يُهْبَطُ بِهِ مِنْ فَوْقِهَا. فَيُقْبَضُ مِنْهَا. قَالَ: {إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشَى} (النجم الآية: ١٦). قَالَ: فَرَاشٌ مِنْ ذَهَبٍ. قَالَ: فَأُعْطِيَ رسول الله ﷺ ثَلاَثاً: أُعْطِيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ. وَأُعْطِيَ خَوَاتِيمَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ. وَغُفِرَ لِمَنْ لَمْ يُشْرِكْ بِالله مِنْ أُمَّتِهِ شَيْئاً الْمُقْحِمَاتُ.

فَقَالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: «هَـذَا أَعْظَمُ النّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبّ الْعَالَمِينَ».

(٢٢) باب في الدجال وهو أهون على الله عز وجل

١١٤-(٢٩٣٩) حدّثنا شِهَابُ بْنُ عَبّادٍ الْعَبْدِيّ. حَدّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ الرّوَاسِيّ عَـنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: مَا سَأَلَ أَحَـدٌ النّبِيّ ﷺ عَنِ الدّجّالِ أَكْثَرَ مِمّا سَأَلْتُ. قَالَ: «وَمَا يُنْصِبُكَ مِنْهُ؟ إِنّهُ لاَ يَضُـرّكَ» قَـالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّهِ إِنّهُمْ يَقُولُونَ: إِنّ مَعَهُ الطّعَامَ وَالأَنْهَارَ. قَالَ: «هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللّهِ مِـنْ ذَلِكَ» [خ:٧١٢٢].

١١٥-(٠٠٠) حدّثنا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ. حَدّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْـسٍ، عَـنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: مَا سَأَلَ أَحَدٌ النّبِيّ ﷺ عَنِ الدّجّالِ أَكْثَرَ مِمّا سَأَلْتُهُ. قَـالَ: «وَمَـا سُؤَالُكَ؟» قَالَ قُلْتُ: إِنّهُمْ يَقُولُونَ: مَعَهُ جِبَالٌ مِنْ خُبْزٍ وَلَحْمٍ، وَنَهَرٌ مِنْ مَاءٍ. قَالَ: «هُـوَ أَهْوَنُ عَلَى اللّهِ مِنْ ذَلِكَ» [خ:٧١٢٢].

(٠٠٠) حدّثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ ابْنُ نُمَيْرٍ. قَالاَ: حَدّثَنَا وَكِيعٌ. ح وَحَدّثَنَا إِسْحَـقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ. أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ. ح وَحَدّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ. حَدّثَنَا سُفْيَانُ. ح وَحَدّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْـنُ أَبِي شَيْبَةَ. حَدّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَـرُونَ. ح وَحَدّثَنِي مُحَمّدُ بْنُ رَافِعٍ. حَدّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ. كُلّهُمْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بِهَـذَا الإِسْنَادِ، نَحْوَ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حُمَيْدٍ. وَزَادَ فِي حَدِيـثِ يَزِيـدَ: فَقَالَ لِي: «أَيْ بُنَيّ».

(٢٣) باب في خروج الدجال ومكثه في الأرض، ونزول عيسى وقتله إياه، وذهاب أهل الخير والإيمان، وبقاء شرار الناس وعبادتهم الأوثان، والنفخ في الصور، وبعث من في القبور

(١١٦) حدّثنا عُبَيْدُ اللّهِ بْن مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيّ. حَدّثَنَا أَبِي. حَدّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ النّعْمَانِ بْنِ سَـالِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ يَعْقُوبَ بْنَ عَاصِمِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُودٍ الثّقَفِيّ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّهِ بْـنَ عَمْرٍو، وَجَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: مَا هَـذَا الْحَدِيثُ الّذِي تُحَدّثُ بِهِ؟ تَقُولُ: إِنّ السّاعَةَ تَقُـومُ إِلَى كَذَا وَكَذَا. فَقَالَ: سُبْحَانَ اللّهِ أَوْ لاَ إِلَـهَ إِلاّ اللّهُ. أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهُمَا. لَقَدْ هَمَمْـتُ أَنْ

لاَ أُحَدِّثَ أَحَداً شَيْئاً أَبَداً. إِنَّمَا قُلْتُ: إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدَ قَلِيلٍ أَمْراً عَظِيماً. يُحَرَّقُ الْبَيْتُ، وَيَكُونُ، وَيَكُونُ. ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي أُمَّتِي فَيَمْكُثُ أَرْبَعِينَ (لاَ أَدْرِي: أَرْبَعِينَ يَوْماً، أَوْ أَرْبَعِينَ شَهْراً، أَوْ أَرْبَعِينَ عَاماً). فَيَبْعَثُ اللَّهُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ كَأَنَّهُ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ. فَيَطْلُبُهُ فَيُهْلِكُهُ ثُمَّ يَمْكُثُ النَّاسُ سَبْعَ سِنِينَ. لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ. ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ رِيحاً بَارِدَةً مِنْ قِبَلِ الشَّأْمِ. فَلاَ يَبْقَى عَلَى وَجْهِ الأَرْضِ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ أَوْ إِيمَانٍ إِلاَّ قَبَضَتْهُ. حَتَّى لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ دَخَلَ فِي كَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ، حَتَّى تَقْبِضَهُ». قَالَ: سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. قَالَ: «فَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ فِي خِفَّةِ الطَّيْرِ وَأَحْلاَمِ السِّبَاعِ. لاَ يَعْرِفُونَ مَعْرُوفاً وَلاَ يُنْكِرُونَ مُنْكَراً. فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطَانُ فَيَقُولُ: أَلاَ تَسْتَجِيبُونَ؟ فَيَقُولُونَ: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ فَيَأْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الأَوْثَانِ. وَهُمْ فِي ذَلِكَ دَارٌّ رِزْقُهُمْ، حَسَنٌ عَيْشُهُمْ. ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ. فَلاَ يَسْمَعُهُ أَحَدٌ إِلاَّ أَصْغَى لِيتاً وَرَفَعَ لِيتاً. قَالَ وَأَوَّلُ مَنْ يَسْمَعُهُ رَجُلٌ يَلُوطُ حَوْضَ إِبِلِهِ. قَالَ: فَيَصْعَقُ، وَيَصْعَقُ النَّاسُ. ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ ــ أَوْ قَالَ يُنْزِلُ اللَّهُ ــ مَطَراً كَأَنَّهُ الطَّلُّ أَوِ الظِّلُّ (نُعْمَانُ الشَّاكُّ) فَتَنْبُتُ مِنْهُ أَجْسَادُ النَّاسِ. ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ أُخْرَى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ. ثُمَّ يُقَالُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَلُمُّوا إِلَى رَبِّكُمْ. وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْؤُولُونَ. قَالَ: ثُمَّ يُقَالُ: أَخْرِجُوا بَعْثَ النَّارِ. فَيُقَالُ: مِنْ كَمْ؟ فَيُقَالُ: مِنْ كُلِّ أَلْفٍ، تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ. قَالَ: فَذَاكَ يَوْمَ يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيباً. وَذَلِكَ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ».

١١٧-(٠٠٠) وحدّثني مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ. حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ يَعْقُوبَ بْنَ عَاصِمِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلاً قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو: إِنَّكَ تَقُولُ: إِنَّ السَّاعَةَ تَقُومُ إِلَى كَذَا وَكَذَا. فَقَالَ: لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لاَ أُحَدِّثَكُمْ بِشَيْءٍ. إِنَّمَا قُلْتُ: إِنَّكُمْ تَرَوْنَ بَعْدَ قَلِيلٍ أَمْراً عَظِيماً. فَكَانَ حَرِيقَ الْبَيْتِ (قَالَ شُعْبَةُ: هَـذَا أَوْ نَحْوَهُ) قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو: قَالَ رَسُولُ اللَّـهِ ﷺ: «يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي أُمَّتِي» وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ. وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ: «فَلاَ يَبْقَى أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ إِيمَانٍ إِلاَّ قَبَضَتْهُ».

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنِي شُعْبَةُ بِهَـذَا الْحَدِيثِ مَرَّاتٍ. وَعَرَضْتُهُ عَلَيْهِ.